مولانا مشتاق احمد چنیوٹی آخری قسط

قادیانیت آغا شورش کاشمیری کی شاعری کے آئینہ میں

قادیانی ہو گئے دینِ پیمبر سے الگ فیصلہ اس مسئلہ کا ہو گیا عنوانِ عید

ایک قادیانی لڑکی نے آغا صاحب کے قادیانیت پر تابڑ توڑ حملوں کے جواب میں انہیں گالیوں سے بھرپور خط لکھا، آغا صاحب نے لکھا: ”راقم کے نزدیک ہر لڑکی کافر ہو یا مسلمان، بیٹی ہوتی ہے۔“ نظم ذیل اس بیٹی کے جواب میں ہے۔

ایک بیٹی کی زبانِ کِلک اور دشنام کیا؟ تیرا خط ہے قادیاں کا پارۂ الہام کیا؟
لامحالہ تو غلام احمد کی پیروکار ہے یہ بھی دیکھا ہے ہوا اس شخص کا انجام کیا؟
گالیاں اسلام کے بیٹوں کو دینا واشگاف ناصر احمد کا ترے نوکِ زباں ہے نام کیا؟
عورتوں سے بحث بحثی شیوۂ مرداں نہیں لڑکیاں کیا چیز ہیں ان کی نوائے خام کیا؟
اے کنیزِ ناصر احمد! کیا تجھے معلوم ہے رنگ لائے گی کسی دن گردشِ ایّام کیا؟
بے حجابانہ قلم لے کر نکل آئی ہے تو گھر کے آنگن میں تجھے ملتا نہیں آرام کیا؟
ما سوائے خواجۂ بطحا ﷺ کوئی آقا نہیں کوئی ظلّی ہو بروزی ہو کسی سے کام کیا؟
گوہرِ شب تاب ہیں، مہر و وفا کے پھول ہیں لڑکیاں ہر قوم کی صدق و صفا کے پھول ہیں

(کلیات، ص:۱۶۶۶، ۱۶۶۷)

اپنی ابتدا سے لے کر ۱۹۸۴ء تک قادیانیوں کا مسلمان نوجوانوں کو پھنسانے کے لیے زر اور زن کے فتنے کی پیش کش کرنے کا معمول رہا ہے۔ اس طریقہ سے انہیں قادیانیت کے پھیلاؤ میں بہت مدد ملی ہے۔ آغا صاحب قادیانیوں کے اس طریقۂ واردات کا ذکر کرتے ہوئے انہیں تلقین کرتے ہیں۔

لوٹ جاؤ قرنِ اوّل کے علمداروں کی سمت خوفِ غیر اللہ سینوں میں بسانا چھوڑ دو
تخمِ حنظل سے توقّع شہد کی ممکن نہیں قادیانی مہوشوں میں آنا جانا چھوڑ دو
رام ہو سکتے نہیں شورش کبھی لات و ہُبل ان بتوں سے رابطہ اپنا بڑھانا چھوڑ دو

(کلیات، ص:۱۶۷۶، ۱۶۷۷)

شورش نے قادیانیوں کے سیاسی عزائم کی ناکامی کا تذکرہ کرتے درج ذیل اعلانِ حق کیا۔

قادیانی ملک پر قبضہ جما سکتے نہیں ۔ خواجۂ گیہاں کی اُمّت کو جھکا سکتے نہیں
میرزائی سامراجی طاقتوں کے زور پر ۔ ہم مسلمانوں کی غیرت کو مٹا سکتے نہیں
یادگارِ ابن مُلجم ہے غلام احمد کی پود ۔ ہم کسی عنوان اسے خاطر میں لا سکتے نہیں
ان کا مسلک ریزہ چینی خوانِ استعمار کی ۔ قادیانی اس روش سے باز آ سکتے نہیں
ہارڈنگ تھا قافیہ،محمود احمد تھا ردیف ۔ راز ایسا ہے کہ ہم پردہ اٹھا سکتے نہیں
جو مسلماں کھائے گا شیزان ہوٹل میں طعام ۔ ہم اسے قہرِ الٰہی سے بچا سکتے نہیں
قادیانی لونڈوں کو اس چمن کے باغباں ۔ ملّتِ بیضا کی محفل میں بٹھا سکتے نہیں
اہلِ ربوہ کے خلیفہ کی دسیسہ کاریاں ۔ سرورِ کونین ﷺ کے پیرو بھلا سکتے نہیں
مفلسانِ دینِ قیّم،کاسہ لیسانِ فرنگ ۔ خواجۂ کون و مکاں کو منہ دکھا سکتے نہیں

(کلیات،ص:۱۶۹۴،۱۶۹۵)

آغا صاحب نے مرزا ناصر احمد کی شخصیت اور اعمال و کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے ''مرزا ناصر احمد کنکوے باز'' کے زیرِ عنوان درج ذیل نظم کہی۔ یہ نظم ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا کے ساتھ کی گئی قادیانی غنڈہ گردی کے پس منظر میں ہے۔

اپنے دادا کی نبوّت کو تماشا کر دیا ۔ ناصر احمد نے مرے صوبہ کو رسوا کر دیا
ملّتِ بیضا کے فرزندوں پہ غنڈے چھوڑ کر ۔ اس غلط فہمی میں تھا شاید کہ پسپا کر دیا
قادیانی کیا ہیں؟اسرائیل کے لختِ جگر ۔ ان کے بل ہم نے نکالے اور نہتّا کر دیا
اُمّتِ کافر کے ایڈووکیٹ اعجاز حسین ۔ صورتِ حالات نے طرفہ تماشا کر دیا
اب چٹختی ہیں بہشتی مقبرے کی ہڈیاں ۔ اہلِ ربوہ کو بہر عنوان ننگا کر دیا
خواجۂ کونین ﷺ کی غیرت کا پرچم گاڑ کر ۔ دیدہ و دل کو نثارِ راہِ بطحا کر دیا
صحبتِ اقبال کے فیضان نے شورش مجھے ۔ شہریارِ یثرب و بطحا کا شیدا کر دیا

(کلیات،ص:۱۶۹۶،۱۶۹۷)

’’مدینہ کی عظمت قادیاں کی موت‘‘ اس عنوان سے ایک اہم نظم کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔

اسی رعایتِ انسب سے نیک نام ہوں میں　　حضورِ سرورِ کونین ﷺ کا غلام ہوں میں
مروں گا ختمِ نبوّت کی پاسبانی میں　　جہادِ عشق رسالت ﷺ میں تیز گام ہوں میں
میں اپنے پاؤں تلے قادیاں کو روندوں گا　　بہ عشقِ دینِ نبی تیغ بے نیام ہوں میں
زوالِ اُمّتِ ربوہ قریب آ پہنچا　　مسیلمہ سے صحابہؓ کا انتقام ہوں میں
پکارتا ہوں بخاری کی رہ گزاروں سے　　کلامِ شاعرِ مشرق کی دھوم دھام ہوں میں
مرے حریف مجھے گالیاں ضرور بکیں　　غلامِ میرِ اُمم ہوں تو نیک نام ہوں میں
مری گرفت سے ربوہ پہ کپکپی طاری　　خدا کا شکر ہے ہے مقبولِ خاص و عام ہوں میں

(کلیات، ص:۱۷۱۰،۱۷۱۱)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تاریخی تجزیہ کیا تھا کہ ’’قادیانیت‘‘ یہودیت کا چربہ ہے۔‘‘ آغا صاحب نے اس فرمودۂ اقبال کی روشنی میں درج ذیل تاریخی نظم کہی۔

قاتلانِ سبطِ پیغمبر کا مولد تل ابیب　　قبلۂ اوّل کا لالہ زار دشتِ کربلا
قادیانی اُمّتِ دجّال کے لختِ جگر　　کیا بتاؤں ان سیہ کاروں کا افسانہ ہے کیا
خواجۂ گیہاں کی اُمّت میں لگائی ہے نقب　　اپنی پیدائش سے استعمار کے زلّہ ربا
قادیاں مغضوب اُمّت کا چچیرا بھائی ہے　　دوں نہاد و بے ضمیر و کم سواد و بے حیا
ایک ربوہ ، ایک حیفہ دونوں خالہ زاد ہیں　　اس کا شیوہ ہے دُنائت،اس کی فطرت ہے ریا
صفحۂ کونین پر حرفِ غلط ہو جائیں گے　　ہم نے کی شورش اگر ختمِ نبوّت سے دغا

(کلیات، ص:۱۷۱۹)

’’اعلانِ عام‘‘ کے زیرِ عنوان آغا صاحب قادیانیت کے خلاف اپنے جن عزائم کا اظہار کرتے ہیں وہ دیگر منظومات کی طرح درج ذیل نظم سے بھی واضح ہے۔

قادیاں کے زلّہ خواروں کو نچایا جائے گا　　غیرتِ اسلام کا ڈنکا بجایا جائے گا

صورتِ حالات کے ویرانۂ آباد میں دبدبہ فارقِ اعظم کا بٹھایا جائے گا
کٹ مروں گا میں خواجۂ کونین کے ناموس پر سر کوئی شے ہی نہیں یہ بھی کٹایا جائے گا
جانتا ہوں اہلِ ربوہ کے سیاسی پیچ و خم کافرانِ دینِ قیّم کو جھکایا جائے گا
دار کے تختہ پہ کھنچوا دو کہ میں ڈرتا نہیں جھنگ کے پہلو سے ربوہ کو اٹھایا جائے گا
قادیانی ارضِ پاکستان میں یا للعجب راز کیا ہے ایک دنیا کو بتایا جائے گا
ناصر احمد چیز کیا ہے کلچڑی گنجی کا جوش ارتداد اس کا،زمانہ کو دکھایا جائے گا

(کلیات،ص:۱۷۲۰،۱۷۲۱)

آغا صاحب کے قادیانت کے متعلق متفرق اشعار بھی خوب ہیں،آپ مختلف نظموں میں قادیانیت کے تارو پود بکھیرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

کیا دور ہے کہ ختمِ نبوّت کے راہ زن بیٹھے ہیں چھپ چھپا کے سیاسی نقاب میں
ربوہ مٹے گا قہرِ الٰہی سے بالضرور تاخیر ہو گئی ہے خدا کے غداب میں

(کلیات،ص:۱۵۹۴)

مغضوب قادیاں کے خوارج کی ڈار کو اسلام کی زمیں میں بسایا نہ جائے گا
ربوہ کے خوردہ گیر ہیں اسلام کے یہود یہ ملک اسرائیل بنایا نہ جائے گا

(کلیات،ص:۱۶۰۲)

سما چکی ہے مرے دل میں گولڑے کی زمیں جھکائیں گے تو کہاں اہلِ قادیاں مجھ کو

(کلیات،ص:۱۶۰۶)

مرزائیوں کے ساتھ نہنگوں کا میل جول ہندوستاں کے واقف اسرار ہیں کہیں

☆☆☆

پاپائے قادیاں کا جنازہ نکل گیا ناصر کہاں ہے؟اس کے طرفدار ہیں کہاں؟

(کلیات،ص:۱۶۰۹)

زلزلے کی شکل میں آئے گا قہرِ ذوالجلال قادیاں غرقاب ہو گا،ہے یہی میرا یقیں

سرزمینِ پاک میں ختمِ نبوّت سے مذاق　　ایک ہلچل ہے ملائک میں سرِ عرشِ بریں
اُمّتِ ختم الرسل میں ایک رہزن کا ظہور　　کانپتا ہے چرخِ مینائی لرزتی ہے زمیں
ملتفت رہتے ہیں اس پہ بندگانِ اختیار　　خاکِ ربوہ سے رعایت؟اے الہ العالمین
قادیاں کی سرزمیں خاکِ مدینہ کی حریف　　اہلِ ربوہ اُمّتِ میرِ اُمم کے نکتہ چیں
ناصر احمد چیز کیا ہے؟اک گدائے لم یزل　　مجھ کو اے شورش ڈرا سکتا نہیں کوئی لعین

(کلیات،ص:۱۶۳۶،۱۶۷)

قادیانی کٹ کھنے مجھ کو ڈرا سکتے نہیں　　ہے نظر مجھ پر شہ ہر دوسراصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوستو

(کلیات،ص:۱۶۶۰)

قادیاں کے زاغِ دخمہ کی نبوت کے خلاف　　بازوؤں میں قوّتِ خیبر شکن پیدا کرو

(کلیات،ص:۱۷۰۰)

فقط دجل ہے قادیانی نبوّت　　یہ حرف غلط ہے مٹائے چلا جا

(کلیات،ص:۱۷۰۵)

مرے قلم سے ہے بھونچال ارضِ ربوہ میں　　حکیم شرق قیامت تھے قادیاں کے لیے

(کلیات،ص:۱۷۱۷)

زندہ ہیں قادیانی نبوّت کے زلّہ خوار　　قدرت سے دار و گیر میں کچھ ڈھیل ہوگئی

(کلیات،ص:۱۷۵۳)

قادیانی کلچڑی گنجی کا پیشہ ہو گیا　　شہ سوارانِ حجازی کے نشاں پر تبصرہ

(کلیات،ص:۱۷۸۴)

☆......☆......☆